احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 11- ستمبر 1999ء- 29 جمادی الاول 1420 ہجری-11- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 205

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظ الٰہی کے حصول کی دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیٹی کو صبح و شام حفاظت الٰہی کے حصول کے لئے یہ دعا سکھائی-

اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ -اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں- ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور جو خدا نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا- میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر پر قادر ہے- اور علم کے لحاظ سے اس نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے-

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

طبیعت خراب ہے- کمزوری بڑھ گئی ہے

احباب جماعت خصوصی دعاؤں اور کثرت سے صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں

ربوہ: 10 ستمبر 99ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کو جو تازہ اطلاع موصول ہوئی وہ درج ذیل ہے-

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کی ناسازی طبع کے بارہ میں احباب کو علم ہے پہلے علاج معالجہ کے نتیجہ میں طبیعت بہتری کی طرف مائل ہوئی تھی- مگر آج مورخہ 10- ستمبر صبح مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے لندن سے جو تازہ اطلاع بھجوائی ہے- اس کے مطابق بیماری پھر شدت اختیار کر گئی ہے- طبیعت میں سخت بے چینی اور گھبراہٹ ہے اور کمزوری پہلے سے بڑھ گئی ہے- احباب جماعت اپنے پیارے امام کی صحت و تندرستی کے لئے دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں- اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے- آمین-

صرف کر ڈالیں خدا کی راہ میں سب طاقتیں   جان کی بازی لگا دی قول پر ہارا نہیں
قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے   ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

(درعدن)

قبولیتِ دعا کا ایک خاص طریق

○ حضرت سیدنا محمود نے 28- جولائی 1916ء کے خطبہ میں قبولیت دعا کے ایک خصوصی طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:-

"دعا کے لئے ایسا وقت انتخاب کرے جہاں خاموشی ہو- مثلاً اگر دن کا وقت ہے تو جنگل میں کسی ایسی جگہ چلا جائے...... یا رات کے وقت جبکہ سب لوگ سوئے ہوئے ہوں دعا کرے...... میں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا ہے آپ جنگل میں تنہا چلے جایا کرتے تھے...... ایک دن جو آپ جانے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا- تھوڑی دور چلے تو واپس لوٹ آئے اور مسکرا کر فرمانے لگے پہلے تم جانا چاہتے ہو تو ہو آؤ میں بعد میں جاؤں گا- اس سے میں سمجھ گیا کہ آپ اکیلے جانا چاہتے تھے لہذا واپس آ گیا- (الفضل 8 اگست 1916ء)

دل سے اٹھنے والی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دعا کا بیج بھی اپنے اگنے کے لئے دل کی ایسی ہی زمین چاہتا ہے جسے نرم اور گداز کر دیا گیا ہو جو ایسی کیفیت میں ہو کہ اگر کوئی دوسرا اس کو دیکھے تو اس پر پیار آئے اور اس دل پر لوٹنے کو دل چاہے- ایسی کیفیت میں جو دعائیں دل سے اٹھتی ہیں وہ ضرور مقبول ہوتی ہیں اور بسا اوقات ایسے دل سے اٹھنے والی دعا اٹھتے وقت انسان کو یہ خبر دے جاتی ہے کہ میں عرش الٰہی پر پہنچنے سے پہلے نہیں رکوں گی اور لازماً بارہ گاہ الٰہی میں مقبول ہوں گی- وہ ایک عجیب کیفیت ہے جو صاحب تجربہ کو معلوم ہوتی ہے جس کی کیفیت کو دوسرے تک جسے تجربہ نہ ہو بیان کے ذریعہ پہنچایا نہیں جا سکتا لیکن میں جانتا ہوں کہ اکثر احمدی کسی نہ کسی وقت ضرور ان تجارب سے گذرتے ہیں- پس انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کرنا دل کے اندر وہ نرمی اور گداز کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے جس میں پھر دعا کا بیج بویا جاتا ہے اور شجرہ طیبہ بن کر اگتا ہے' جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہیں اور ان شاخوں کو قرآن کریم) بیان فرماتا ہے کہ ضرور پھل لگتا ہے اور ہر موسم میں پھل لگتا ہے- یہ دعا کا شجر ایسا ہے جو دل میں پیوست ہو اور پھر آسمان تک اس کی شاخیں بلند ہوں تو اسے کسی بہار کی انتظار نہیں ہوتی وہ خود اپنی ذات میں بہار کا منظر پیش کرنے والا ایک دائم' ایک سدا بہار ایسا درخت بن جاتا ہے جسے پھل لگتے ہی رہتے ہیں- پس قرآن کریم نے ایسے درخت کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہی فرمایا کہ (-) ہر حالت ہر موقعہ پر' ہر کیفیت میں اس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پھل عطا ہوتے رہتے ہیں اور وہ کبھی بھی پھولوں سے محروم نہیں رہتا-

پس یہ انبیاء کی وہ دعائیں ہیں جو ایسے دلوں سے نکلی تھیں جو دل دعاؤں کو قبول کرنے کے لئے انتہائی درجے پر تیار ہو چکے تھے اور جس کیفیت میں وہ دعائیں دل سے اٹھی تھیں ان کیفیتوں کا ایک اثر پیچھے چھوڑ گئی ہیں اور وہ الفاظ ایسے ہیں جو زمانے کے ساتھ کبھی مر نہیں سکتے- وہ کیفیتیں ایسی ہیں جو ان الفاظ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو چکی ہیں- پس اگر آپ غور کر کے انبیاء کے الفاظ میں دعائیں کریں (-) آپ کی دعاؤں کو بہت بڑی عظمت ملے گی اور پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ (انعام پانے والے لوگ) کون لوگ تھے؟ تو اگرچہ آپ خدا کے حضور اپنے وجود کو "کلیتاً" خالی کر چکے ہوں گے لیکن ایک اور حمد آپ کو عطا ہوگی جو آسمان سے عطا ہوگی اور ان آسمانی وجودوں کی معرفت آپ کو عطا ہوگی-

(از خطبہ 29- مارچ 1991ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر73

حضرت امام الزماں کے لیل ونہار کا وجد آفریں نقشہ

حضرت خواجہ عبدالرحمان صاحب کشمیر کے ان خوش نصیب اور قابل فخر بزرگوں میں سے تھے جنہیں 1899ء سے 1906ء تک بچپن کے 7-8 سال میں حضرت مسیح موعود کے حالات اندرون کا بچشم خود مشاہدہ کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے کلاس فیلو ہونے اور آپ کا بستہ سکول تک لے جانے کا اعزاز بھی حاصل تھا 48-1949ء میں آپ نے مقبوضہ کشمیر کے امیر جماعت ہونے کے فرائض سرفروشانہ طور پر ادا کئے اور 7/8 دسمبر 1950ء کو موضع آسنور میں رحلت فرمائی اور یہیں آپ ابدی نیند سو رہے ہیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

یہ عاشق صادق حضرت امام الزماں کے اندرون خانہ معمولات کا دلکش نقشہ درج ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

"بالعموم گھر میں تصنیف کا کام انجام فرماتے رہتے تھے (دین حق) کا غلبہ اور ادیان باطلہ کے مقابلہ کے لئے صرف قلم، دوات اور کاغذ حضور کے پاس ہتھیار ہوتے تھے۔ اور جولا نگاہ گھر کا صحن یا چوبارہ کا صحن قریباً ایک جریب لمبا ہوتا تھا۔ صحن کے دونوں سروں پر دو دواتیں رکھی جاتی تھیں۔ اور حضور والا چلتے چلتے تحریر کا کام اس صحن میں انجام دیتے تھے۔ جب پہلی دوات پر ہوتے تو سیاہی میں قلم مبارک ڈبو لیتے اور جب دوسری دوات کے پاس پہنچ جاتے تو اگر ضرورت پڑتی تو اس سے قلم کے لئے سیاہی حاصل فرماتے اور جو کچھ حضور چلتے چلتے یا کھڑے کھڑے ارقام فرماتے تھے اسے ساتھ کے ساتھ دھیمی آواز میں دہراتے بھی جاتے تھے۔

عورتوں یا بچوں کا خواہ کس قدر شور و غوغا پاس ہو رہا ہو آپ کو خبر بھی یا اس کی طرف التفات بھی نہ ہوتی تھی۔

خاکسار نے کوئی کتب خانہ آپ کے پاس نہیں دیکھا اور نہ کوئی حوالہ بتانے کے لئے کبھی کسی معاون کو حضور کے پاس دیکھا۔ حضور سب مضامین قرآن پاک ہی سے استنباط فرماتے۔ جس کے حقائق و معارف کا قیمتی کتب خانہ حضور کے سینہ مبارک میں ہوتا تھا۔ غرض ظاہری سامانوں سے صرف دو دواتیں۔ ایک قلم انگریزی نب والا اور کاغذ حضور انور کے پاس دیکھتا تھا۔ اور بس۔ قسم بخدا عزوجل کبھی کوئی معاون یا ممد تصنیف میں آپ کے پاس کبھی بھی خاکسار نے نہیں دیکھا سب کام حضور والا شان خود ہی انجام دیتے تھے۔ پروف تک اکثر خود ہی دیکھتے تھے۔ شاذ ہی پروف کسی اور کو دیکھنے کے لئے دیتے۔

حضور کو خاکسار نے تخت پوش پر بھی تصنیف کا کام کرتے ہوئے دیکھا۔ اور رات کو بھی یہ کام اس طرح انجام فرماتے تھے کہ بہت سی موم بتیاں میز پر جلا لیتے تھے۔ اور ان کی روشنی میں تحریر کا کام انجام فرماتے۔ بعض اوقات یہ کام صبح کی نماز کے وقت انجام دیتے رہتے تھے۔

خاکسار نے حضور کو کبھی بیکار نہیں دیکھا۔ جب فراغت ہوتی تو حضور کمرے یا صحن میں ٹہلتے رہتے تھے اور اس وقت حضور سوچ بچار اور فکر مند نظر آتے تھے یا دل میں ذکر اللہ کرتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

خاکسار نے بفضل خدا حضور کی زندگی بیرون خانہ بھی دیکھی ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے حضور کو بیرون خانہ اپنے احباب کے حلقہ میں بہت زیادہ خوش و خرم پایا۔ بہ نسبت اس کے کہ آپ اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کے درمیان ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اصل اہل و عیال آپ کے نزدیک آپ کے احباب ہی تھے۔

واللہ گھر میں آپ کی خوشی کی وہ کیفیت نہیں دیکھی جیسی گھر کے باہر اپنے احباب کے درمیان۔

میں کیا کروں اور اپنے دل کو کس طرح منواؤں کہ آپ کو اپنی جسمانی اولاد سے اپنی روحانی اولاد کی نسبت زیادہ محبت و الفت تھی۔ اور کیونکر اپنے دل کو فریب دوں۔ جبکہ میں نے اپنی آنکھوں سے بغور مشاہدہ کیا کہ اندرون خانہ تو آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ زرد ہوتا تھا۔ اور آپ غم دین میں متفکر معلوم ہوتے تھے۔ لیکن جب آپ باہر احباب میں تشریف لاتے۔ تو اس خوشی میں کہ اللہ تعالیٰ احیاء دین حق کے لئے ایک جماعت تیار فرما رہا ہے آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے سرخ اور درخشاں ہو جاتا۔ اس وجد آفریں سرور کو میری زبان اور قلم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ جو خاکسار کو آپ کی اس کیفیت کو دیکھ کر حاصل ہوتا تھا۔

گھر میں آپ کم کلام کرتے۔ اور نہ خندہ ہوتے۔ لیکن باہر آ کر اپنے احباب کی مجلس میں نہایت خوش ہوتے۔ اور اثنائے گفتگو میں جب کوئی لطیفہ آجائے تو آپ ہنس بھی پڑتے۔

غرض یہ ہرگز باور کرنے کو تیار نہیں ہوں کہ آپ کو اپنی روحانی اولاد سے اپنی جسمانی اولاد کی نسبت ایک ذرہ بھر بھی کم الفت و محبت تھی۔ ہاں میرے خیال میں روحانی اولاد سے زیادہ محبت تھی۔

(الحکم 7 جون 1934ء ص3)

نعت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس سے شاہدِ لولاک روبرو ہوگا
بڑا حسین وہ اندازِ جستجو ہوگا

چراغِ کعبہ کی صورت جلے گا محشر تک
جو میرے دل میں کوئی نقشِ آرزو ہوگا

تری نگاہِ کرم کے بغیر ناممکن
وہ دل جو چاک ہوا ہے کبھی رفو ہوگا

میں اپنے ظرفِ نظر کا کچھ امتحاں لے لوں
ترے جمال کا عالَم تو چار سو ہوگا

ترے نقوشِ قدم جس مقام پر ہوں گے
اسی مقام پہ فردوسِ رنگ و بو ہوگا

بڑھیں گے فاصلے تڑپے گا جذبۂ قربت
دلوں کی بزم میں جب ذکر ماؤتو ہوگا

خبر ہے مجھ کو بڑی عظمتیں ہیں اس در کی
مرا خیال بھی اس در پہ باوضو ہوگا

زبانِ اشک سے کہنا بیانِ غم ثاقبؔ
انہیں پسند یہ اندازِ گفتگو ہوگا

ثاقبؔ زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سہیل احمد ثاقب صاحب

﴾شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے﴿

شہادت ایک بہت بڑا انعام ہے

شہادت کا بلند مرتبہ - حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں

خاص استقامت

لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ کسی کافر غیر مسلم کے ساتھ جنگ کی اور اس میں مارے گئے' تو بس شہید ہو گئے۔ اگر اتنے ہی معنے شہید کے لئے جاویں' تو پھر مخالفوں کو بہت بڑی گنجائش اعتراض کی رہتی ہے اور غالباً یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے (دین) کو تلوار کے ذریعہ سے پھیلنے والا مذہب قرار دیا ہے' اگرچہ ان لوگوں کی سخت نادانی ہے کہ وہ بدوں دریافت کئے اصل منشا کے اعتراض کر دیتے ہیں۔ مگر ہم کو ان (-) پر بھی افسوس ہے' جنہوں نے قرآن شریف کے حقائق کو پیش نہیں کیا اور خیالی اور فرضی تفسیریں اور مصنوعی قصے بیان کر کے (دین) کے پاک اور خوشنما چہرہ پر ایک پردہ ڈال دیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جو خود (دین) کا محافظ اور ناصر ہے وہ اب چاہتا ہے کہ (دین) کا پاک اور درخشاں چہرہ دکھایا جاوے' چنانچہ یہ سلسلہ جو اس نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی نصرت کا وقت آ پہنچا اور (دین) کی عزت اور جلال کے دن آ گئے' کیونکہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں جو ہمارے شامل حال ہیں' یہ آج کسی مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ کیا کوئی اہل مذہب ہے جو (دین) کے سوا اپنے مذہب کی حقانیت پر تائیدی اور سماوی نشان پیش کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ جو قائم کیا ہے۔ یہ اس کی حفاظت کے وعدہ کے موافق ہے۔

شہید کے معنی یہ ہیں کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی استقامت مومن کو عطا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر مصیبت اور تکلیف کو ایک لذت کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ پس اھدنا الصراط المستقیم (-) (الفاتحہ: 6) میں منعم علیہ گروہ میں سے شہیدوں کا گروہ بھی ہے اور اس سے یہی مراد ہے کہ استقامت عطا ہو' جو جان تک دے دینے میں بھی قدم کو ہلنے نہ دے۔"

(ملفوظات جلد اول ص 19' 518)

خدا کا مشاہدہ

یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دکھ درد اور مصیبت کو اٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کرلیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے۔ پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے۔ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثبات قدم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نہ مرا اللہ کی راہ میں اور نہ تمنا کی مرگیا وہ نفاق کے شعبہ میں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنا دنیا کی زندگی سے وہ مقدم نہ کرے۔ پھر یہ کیسا گراں مرحلہ ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دنیا کی حیات کو عزیز سمجھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کے یہ معنے نہیں کہ انسان خواہ مخواہ لڑائیاں کرتا پھرے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام اور اوامر کو اس کی رضا کو اپنی تمام خواہشوں اور آرزوؤں پر مقدم کرے اور پھر اپنے دل میں غور کرے کہ کیا وہ دنیا کی زندگی کو پسند کرتا ہے یا آخرت کو اور خدا کی راہ میں اگر اس پر مصائب اور شدائد بھی پڑیں تو وہ ایک لذت اور خوشی کے ساتھ انہیں برداشت کرے اور اگر جان بھی دینی پڑے تو تردد نہ ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 24' 423)

منعم علیہ گروہ

میں سورۃ فاتحہ کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ اھدنا الصراط المستقیم (الفاتحہ:6) میں انعمت علیہم کی راہ طلب کی گئی ہے اور میں نے کئی مرتبہ یہ بات بیان کی ہے کہ انعمت علیہم میں چاروں گروہوں کا ذکر ہے۔ نبی۔ صدیق' شہید' صالح۔ پس جبکہ ایک مومن یہ دعا مانگتا ہے' تو ان کے اخلاق اور عادات اور علوم کی درخواست کرتا ہے۔ اس پر اگر ان چار گروہوں کے اخلاق حاصل نہیں کرتا' تو یہ دعا اس کے حق میں بے ثمر ہو گی اور وہ بے جان لفظ بولنے والا حیوان ہے یہ چار طبقے ان لوگوں کے ہیں' جنہوں نے خدا تعالیٰ سے علوم عالیہ اور مراتب عظیمہ حاصل کئے ہیں۔ نبی وہ ہوتے ہیں جن کا تبتل الی اللہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ خدا سے کلام کرتے اور وحی پاتے ہیں اور صدیق وہ ہوتے ہیں جو صدق سے پیار کرتے ہیں۔ ______ ۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو شہید کہلاتے ہیں۔ وہ گویا خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ شہید وہی نہیں ہوتا جو قتل ہو جائے۔ کسی لڑائی یا وبائی امراض میں مارا جائے' بلکہ شہید ایسا قوی الایمان انسان ہوتا ہے' جس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ ہو صالحین وہ ہوتے ہیں جن کے اندر سے ہر قسم کا فساد جاتا رہتا ہے۔ جیسے تندرست آدمی جب ہوتا ہے' تو اس کی زبان کا مزہ بھی درست ہوتا ہے۔ پورے اعتدال کی حالت میں تندرست کہلاتا ہے۔ کسی قسم کا فساد اندر نہیں رہتا۔ اسی طرح پر صالحین کے اندر کسی قسم کی روحانی مرض نہیں ہوتی اور کوئی مادہ فساد کا نہیں ہوتا۔ اس کا کمال اپنے نفس میں نفی کے وقت ہے اور شہید' صدیق' نبی کا کمال ثبوتی ہے۔ شہید ایمان کو ایسا قوی کرتا ہے۔ گویا خدا کو دیکھتا ہے۔ صدیق عملی طور پر صدق سے پیار کرتا اور کذب سے پرہیز کرتا ہے اور نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ ردائے الٰہی کے نیچے آ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 42' 341)

یقین کی آنکھ

مرتبہ شہادت سے وہ مرتبہ مراد ہے جبکہ انسان اپنی قوت ایمان سے اس قدر اپنے خدا اور روز جزا پر یقین کرلیتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھنے لگتا ہے۔ تب اس یقین کی برکت سے اعمال صالحہ کی مرارت اور تلخی دور ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہر ایک قضاء و قدر بباعث موافقت کے شہد کی طرح دل میں نازل ہوتی اور تمام صحن سینہ کو حلاوت سے بھر دیتی ہے اور ہر ایک ایلام انعام کے رنگ میں دکھائی دیتا ہے۔ سو شہید اس شخص کو کہا جاتا ہے جو قوت ایمانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا مشاہدہ کرتا ہو اور اس کے تلخ قضا و قدر سے شہد شیریں کی طرح لذت اٹھاتا ہے اور اسی معنے کے رو سے شہید کہلاتا ہے۔ اور یہ مرتبہ کامل مومن کے لئے بطور نشان کے ہے۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 15' تریاق القلوب ص 21 420')

شہید کا کمال

شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے۔

(حوالہ مذکورہ ص 516)

جب تک ایمان قوی ہوتا ہے اسی قدر اعمال میں بھی قوت آتی ہے یہاں تک کہ اگر یہ قوت ایمانی پورے طور پر نشوونما پا جاوے تو پھر ایسا مومن شہید کے مقام پر ہوتا ہے۔ کیونکہ کوئی امر اس کے سد راہ نہیں ہو سکتا وہ اپنی عزیز جان تک دینے میں بھی تامل اور دریغ نہ کرے گا۔

(الحکم مورخہ 17۔ مارچ 1905ء ص 6)

ابتلاء اور آزمائش میں شہید کا رویہ

بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آ جائے تو گھبرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے' کیونکہ وہ صلح جو کلی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے' ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کی اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے کہ جب تک اس کی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا معاملہ ہے۔ کبھی ایک دوست دوسرے کی مان لیتا ہے اور دوسرے وقت اس کو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ تسلیم خوشی اور انشراح صدر سے ہونی چاہئے نہ کہ مجبوراً۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) یعنی ہم آزماتے رہیں گے کبھی ڈرا کر کبھی بھوک سے کبھی مالوں اور ثمرات وغیرہ کا نقصان کر کے یہاں ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور یہ بھی کہ بڑی محنت سے کوئی فصل تیار کی اور یکایک اسے آگ لگ گئی اور وہ تباہ ہو گئی۔ یا دیگر امور کے لئے محنت اور مشقت کی' مگر نتیجہ میں ناکام رہ گیا۔ غرض مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر کے لئے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ وہ بڑی شرح صدر سے کہتے ہیں: انا للہ و انا الیہ راجعون (البقرہ: 157) کسی قسم کا شکوہ اور شکایت یہ لوگ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولئک علیہم صلوت۔ الخ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کو مشکلات میں راہ دکھا دیتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی کریم و رحیم اور با مروت ہے۔ جب کوئی شخص اس کی رضا کو مقدم کرلیتا ہے اور اس کی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اس کو اس کا بدلہ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ غرض یہ تو وہ مقام اور مرحلہ ہے جہاں وہ اپنی بات منوانی چاہتا ہے۔ دوسرا مقام اور مرحلہ وہ ہے جو اس نے ادعونی استجب لکم (المومن:61) میں فرمایا ہے۔ یہاں وہ بندے کی بات ماننے کا وعدہ فرماتا ہے پس شہید اس سے پہلے مقام پر کھڑا ہوتا ہے یعنی انشراح صدر کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بات مانتا ہے وہ دوست کے ایلام کو برنگ انعام مشاہدہ کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 56' 255)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جان دینے کی لذت

عام لوگوں نے شہید کے معنی صرف یہی سمجھ رکھے ہیں کہ جو شخص لڑائی میں مارا گیا۔ یا دریا میں ڈوب گیا۔ یا وبا میں مرگیا وغیرہ مگر میں کہتا ہوں کہ اس پر اکتفا کرنا اور اسی حد تک اس کو محدود رکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے یہاں تک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کے لئے اس کو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اس کو ملتا ہے اور وہ بدوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اس کو اللہ کی راہ میں دوں۔ ایک ایسی لذت اور سرور ان کی روح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو ان کے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو ان کو پیس ڈالے ان کو پہنچتی ہے وہ ان کو ایک نئی زندگی نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے یہ ہیں شہید کے معنی۔

پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے عبادت شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لئے طیار ہو جاتے ہیں وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں اور جیسے شہد فیہ شفاء للناس کا مصداق ہے یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں۔

اور پھر شہید اس درجہ اور مقام کا نام بھی ہے جہاں انسان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے یا کم از کم خدا کو دیکھتا ہوا یقین کرتا ہے اس کا نام احسان بھی ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 11 مورخہ 24۔ مارچ 1901ء ص 1)

اعمال صالحہ کا صدور

عام لوگ تو شہید کے لئے اتنا ہی سمجھ بیٹھے ہیں کہ شہید وہ ہوتا ہے جو تیر یا بندوق سے مارا جاوے یا کسی اور اتفاقی موت سے مرجاوے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہادت کا یہی مقام نہیں ہے...... میرے نزدیک شہید کی حقیقت قطع نظر اس کے کہ اس کا جسم کاٹا جاوے کچھ اور ہی ہے اور وہ ایک کیفیت ہے جس کا تعلق دل سے ہو یاد رکھو کہ صدیق نبی سے ایک قرب رکھتا ہے اور وہ اس سے دوسرے درجہ پر ہوتا ہے اور شہید صدیق کا ہمسایہ ہوتا ہے۔ نبی میں تو سارے کمالات ہوتے ہیں یعنی وہ صدیق بھی ہوتا ہے اور شہید بھی ہوتا ہے صالح بھی ہوتا ہے لیکن صدیق اور شہید ایک الگ الگ مقام ہیں۔ اس بحث کی بھی حاجت نہیں کہ آیا صدیق شہید ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ وہ مقام کمال جہاں ہر ایک امر خارق عادت اور معجزہ سمجھا جاتا ہے وہ ان دونوں مقاموں پر اپنے رتبہ اور درجہ کے لحاظ سے جدا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اسے ایسی قوت عطا کرتا ہے کہ جو عمدہ اعمال ہیں اور جو عمدہ اخلاق ہیں وہ کامل طور پر اور اپنے اصلی رنگ میں اس سے صادر ہوتے ہیں اور بلا تکلف صادر ہوتے ہیں۔ کوئی خوف اور رجا ان اعمال صالحہ کے صدور کا باعث نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ اس کی فطرت اور طبیعت کا ایک جزو ہو جاتے ہیں۔ تکلف اس کی طبیعت میں نہیں رہتا۔ جیسے ایک سائل کسی شخص کے پاس آوے تو خواہ اس کے پاس کچھ ہو یا نہ ہو تو اسے دینا ہی پڑے گا۔ اگر خدا کے خوف سے نہیں تو خلقت کے لحاظ سے مگر اس قسم کا تکلف شہید میں نہیں ہوتا۔ اور یہ قوت اور طاقت اس کی بڑھتی جاتی ہے جوں جوں بڑھتی جاتی ہے اسی قدر اس کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے اور وہ بوجھ کا احساس نہیں کرتا مثلاً ہاتھی کے سر پر ایک چیونٹی ہو تو وہ اس کا کیا احساس کرے گا۔

(الحکم جلد 9 نمبر 18 مورخہ 24۔ مئی 1905ء ص 8)

شہید زندہ ہے

یاد رہے کہ اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں۔ وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی تم ان کو مردے مت خیال کرو جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں وہ تو زندے ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد نمبر 2)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی شہادت

قرآن شریف صاف طور پر بتاتا ہے کہ کفار جو بار بار عذاب مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ تم پر عذاب بصورت جنگ نازل ہو گا آخر جب وہ سلسلہ عذاب کا شروع ہوا اور کفار کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی لڑائیاں ہونے لگیں تو کون کہہ سکتا ہے؟ کہ ان جنگوں میں صحابہ شہید نہیں ہوئے۔ حالانکہ یہ مسلّم بات ہے کہ وہ تو کفار پر عذاب تھا اور خاص ان کے ہی لیے آیا تھا۔ مگر صحابہ کو بھی چشم زخم پہنچا۔ اور بعض جو علم الٰہی میں مقدر تھے شہید ہو گئے۔ جن کی بابت خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (-) یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے جاویں ان کو مردے مت کہو بلکہ وہ تو اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور اسی جگہ ان کی نسبت فرمایا۔ فرحین بما اتھم اللہ۔ اب بتاؤ کہ وہ جنگ ایک ہی قسم کا تھا لیکن وہ کفار کے لئے عذاب تھا مگر صحابہ کے لئے باعث شہادت۔

(الحکم جلد 8 نمبر 18 مورخہ 31۔ مئی 1904ء ص 3)

☆☆☆☆☆☆

فانی تمام ناز ہیں باقی ہے اس کا ناز
جسکو بقا پہ ناز ہے وحدت پہ ناز ہے

جانِ جہاں، تجھی پہ تو زیبا ہے ناز بھی
یہ کیا! کہ چند روز کی حالت پہ ناز ہے

کیونکر کہوں کہ ناز سے خالی ہے میرا دل
پیارے مجھے بھی تیری محبت پہ ناز ہے

(دُرِّ عدن)

اخبار احمدیہ جرمنی سے

وہ دین کا احیاء نو چاہتے ہیں

جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء کے بارہ میں ایک جرمن اخبار کا تبصرہ

Karlsruhe کے ایک اخبار Badische Neueste Nachrichten کے نمائندہ نے من ہائیم میں ہونے والے جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا مشاہدہ کرنے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار 24۔ اگست 1998ء کی اشاعت میں کیا۔ جس کا ترجمہ احباب کے ازدیاد علم کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

"وہ (دین) کا احیائے نو چاہتے ہیں اور ان کا تصور نیوٹرل اور عالمانہ قسم کا ہے۔ قرآن کریم کی اخلاقی و روحانی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دیتے ہیں۔ یہ منظر اختتام ہفتہ پر من ہائیم میں دیکھنے میں آیا جہاں پچیس ہزار احمدی جن میں 20 ممالک سے ایک ہزار مہمان جلسہ جرمنی میں شمولیت کی غرض سے جمع ہوئے تھے۔

عورتوں کے لئے ایک الگ چار دیواری تھی جس میں پانچ ہزار سے زائد مستورات اپنے پروگرام منعقد کر رہی تھیں۔ اس چار دیواری کی طرف مردوں کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ اس میں صرف ایک شخص کو اندر جانے کی اجازت تھی یعنی خلیفہ مرزا طاہر احمد جو ایک ایسی جماعت کے روحانی پیشوا ہیں جس کے ممبران ایک سو پچاس ممالک میں موجود ہیں۔ مرزا طاہر احمد نے عورتوں کو خطاب کیا۔ سفید کپڑوں میں ملبوس' سر پر پگڑی والے یہ شخص اپنے عملہ سمیت لندن سے آئے جہاں وہ 1984ء سے مقیم ہیں۔ خلیفہ نے پاکستان میں احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم کا ذکر کیا۔ احمدی اپنے آپ کو سچے (-) سمجھتے ہیں۔ جبکہ پاکستان کے قانون کے مطابق وہ کافر ہیں۔ مرزا غلام احمد نے 1882ء میں خدا سے خبر پا کر ماموریت کا دعویٰ کیا ان کے اس دعویٰ کی بنا پر دیگر مسلمان فرقوں کے علماء نے ان کو کافر کا خطاب دیا۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے امیر عبداللہ واگس ہاؤزر نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں کیوں کہ ہر احمدی کی جان کو خطرہ لاحق ہے جبکہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نزدیک صرف ان احمدیوں کو خطرہ ہے جو احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ 1980ء کی دہائی میں جماعت احمدیہ کو جرمنی کی عدالتیں مجموعی طور پر مظالم کا شکار تسلیم کرتی تھیں۔ جبکہ آج کل وہ انفرادی مسائل کو تسلیم کرتی ہیں۔ جرمنی کے 250 مقامات پر 50000 احمدی مقیم ہیں جن میں سے 30 ہزار کا تعلق پاکستان سے ہے جبکہ دیگر البانیہ' بوزنیا اور مغربی افریقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے چند سو کی تعداد میں جرمن افراد بھی ہیں۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے پریس سیکرٹری ہدایت اللہ ہبش نے بتایا کہ جرمنی میں مقیم دیگر مسلمان فرقوں سے جماعت کے تعلقات ہیں۔ صوبہ Hessen کے مسلمان لوگ انہیں کافر کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے بچ کر ہندوستان کی طرف ہجرت کرکے کشمیر میں مدفون ہونے کا عقیدہ چرچ کے ساتھ خوشگوار تعلقات پیدا کرنے میں ایک مشکل پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ عقیدہ چرچ کی اس بنیادی تعلیم کے برعکس ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔

جماعت کا (دعوتی) نظام بہت منظم ہے اور جہاد کے بارے میں غلط تصورات کو رد کرتی ہے۔ ہدایت اللہ ہبش کو اس بات پر کامل یقین ہے کہ جرمنی آئندہ سالوں میں (احمدیت) کی طرف رجوع کرے گا۔

(بحوالہ اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 99ء)

☆☆☆☆☆☆

زیارت ربوہ واقفین نو ہارون آباد ضلع بہاولنگر

○ مورخہ 5۔ اگست 99ء کو واقفین نو ہارون آباد ضلع بہاولنگر کا ایک وفد مکرم خالد محمود صاحب مربی سلسلہ اور مکرم یاسین صاحب سیکرٹری وقف نو کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔ وفد کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا اس وفد میں 4 واقفین نو اور 11 دیگر بچوں کے ساتھ 10 مستورات اور 10 مرد احباب اور دو مہمان دوست بھی شامل تھے۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران بہشتی مقبرہ میں خلفائے احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی قبروں پر دعا کی بعد ازاں ربوہ کے قابل دید مقامات دیکھے اور حضور انور کا باغ واقع احمد نگر کی زیارت کی۔ وفد نے ربوہ میں اہم شخصیات مکرم محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ' مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ اور مکرم وکیل صاحب وقف نو سے ملاقات کی۔ بزرگان سلسلہ نے وفد کے اراکین کو قیمتی نصائح سے نوازا وفد میں شامل مستورات اور بچوں نے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا دورہ کیا جہاں مکرمہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ نائب صدر لجنہ۔ مکرمہ محترمہ عائشہ امینہ صاحبہ نائب صدر لجنہ نے وفد سے ملاقات کی اور ہدایات سے نوازا۔ مکرم شاہد پرویز صاحب نگران وفد نے وفد کو لانے میں بہت مساعی کی مورخہ 6۔ اگست کو وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆☆☆☆☆☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم نذیر احمد صاحب خادم

چھمب جوڑیاں محاذِ جنگ

جنرل اختر حسین ملک کی بے مثال شجاعت اور حیرت انگیز عسکری مہارت

پاکستانی دانشوروں کا خراج تحسین

احمد ندیم قاسمی

"دفاع اور کشمیر کے حوالے سے یوم تجدید عہد" کے زیر عنوان' نامور ادیب اور ممتاز شاعر جناب احمد ندیم قاسمی اپنے کالم "رواں دواں" مطبوعہ روزنامہ "جنگ" لاہور مورخہ 7۔ ستمبر 1998ء صفحہ نمبر 6 پر پاکستان کے عظیم جرنیل اور قابل فخر احمدی سپوت جنرل اختر حسین ملک کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:۔

"اگر کوئی حق گو مورخ اس موضوع پر قلم اٹھائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ اپنی تحریر کا آغاز 6۔ ستمبر سے نہیں کرے گا۔ 6۔ ستمبر کی تاریخ تو بھارت کی حواس باختگی کا ایک دھماکہ ہے۔ اس سے پہلے اس نے آزاد کشمیر کی چوکیوں پر قبضے کا آغاز کیا تھا بظاہر یہ معمولی سرحدی جھڑپیں تھیں مگر دراصل بھارت کی جارحیت کا آغاز وہیں سے ہوا۔ بھارت کے ارباب سیاست' مورخین اور دانش ور کہتے ہیں کہ 6۔ ستمبر کا حملہ تو کشمیر میں پاکستان کی "جارحیت" کا منطقی نتیجہ تھا۔ وہ بھارت کی طرف سے جارحیت کے آغاز کو بڑی سہولت سے بھول جاتے ہیں جب پاکستان نے دیکھا کہ بھارت فائر بندی کی لائن کے شمال سے جنوب تک متعدد چوکیوں پر کسی سبب یا کسی اشتعال کے بغیر قبضہ کر لینے کی عیاشی میں مصروف ہے تو اس نے اپنے ایک جری فرزند جنرل اختر حسین ملک (مرحوم) کو یہ فرض سونپا کہ وہ بھارت کو پاکستانی انتقام کا ذرا سا ذائقہ چکھا دیں۔ چھمب اور جوڑیاں کے محاذ پر جنرل اختر ملک نے جس بے اندازہ شجاعت اور حیرت انگیز عسکری مہارت سے دشمن کی "سیگفریڈ لائن" کی اینٹ سے اینٹ بجا دی' اس پر ہر پاکستانی فوجی اور ہر پاکستانی باشندہ صدیوں تک فخر کرے گا۔ جنرل اختر جس طوفانی انداز میں آگے بڑھ رہے تھے اس سے بھارت کو اپنے سارے منصوبے پر خط تنسیخ کھنچتا محسوس ہوا۔ جنرل اختر کی اسی یلغار کو روکنے کے لئے بھارت نے کوئی الٹی میٹم دیئے بغیر 6۔ ستمبر کو رات کے وقت مغربی پاکستان کی سرحدوں کو اپنے قدموں سے ناپاک کیا اور وہ جنگ شروع ہوئی جس کے نتیجے میں بھارت کے مسٹر چھاگلہ دوڑے دوڑے اقوام متحدہ پہنچے اور غیر مشروط طور پر جنگ بند کرنے کی پیش کش کر دی۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ادارتی صفحہ مورخہ 7-9-98)

جناب احمد ندیم قاسمی نے 1965ء کی جنگ میں جرأت اور اعلیٰ عسکری مہارت پر "ہلال جرأت" کے تمغہ سے نوازے جانے والے شیر دل جرنیل کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ایک اور موقع پر فرمایا کہ:۔

"لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک' قوم کے ایک ایسے ہیرو تھے جن کا نام پاکستانی بچوں کو بھی یاد ہے۔ جب ان کی سرکردگی اور نگرانی میں پاکستانی افواج چھمب اور جوڑیاں کے آہنی مورچوں کو مسمار کرتی ہوئی جموں کی طرف بڑھ رہی تھیں تو جنرل اختر حسین ملک پاکستانیوں کی بہادری' استقامت اور اولوالعزمی کی ایک مجسم تصویر بن کر ابھرے اور اہل پاکستان کے ذہنوں پر چھا گئے۔

(روزنامہ جنگ کراچی ص 4۔ ستمبر 1969ء)

محمد یوسف صراف

آزاد کشمیر کے سابق چیف جسٹس مسٹر محمد یوسف صراف "گوریلا جانباز مقبوضہ کشمیر میں گئے" کے زیر عنوان ماہنامہ "حکایت" لاہور ستمبر 1979ء میں لکھتے ہیں کہ:۔

"یکم ستمبر میجر جنرل اختر حسین ملک کی کمان میں ہمارے نمبر 12 انفنٹری ڈویژن نے چھمب پر برق رفتار حملہ کیا۔ حملہ میں ٹینک آگے تھے دو سو توپوں سے گولہ باری کی۔ توپ خانے کے نوجوانوں نے کئی گولوں پر اللہ اکبر لکھا اور فائر کیا۔ میجر چشتی نے پدھار پر گولہ باری شروع کر دی تھی۔ ہر گولے کا وزن ایک سو پونڈ تھا۔ اس طرح دشمن پر بیک وقت تیس من گولے پھٹے تھے۔ انڈین ایئر فورس نے ایک توپ کو تباہ کیا اور تین جانوں کو شہید اور زخمی کیا۔ چھمب کو اس دن چند گھنٹوں میں فتح کر لیا گیا۔ چار پانچ گھنٹوں کے اندر اندر بھارت کی چھوٹی بڑی پوزیشنوں اور قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ دیوا دو بجے تک قبضے میں آگیا......

جنرل یحییٰ کی کمان میں ساتویں انفنٹری ڈویژن کو گجرات بھیجا گیا۔ ادھر چھمب فتح ہوا۔ ادھر چھمب کے فاتح جنرل اختر حسین ملک کو کمانڈ سے محروم کر دیا گیا۔ اور انہیں جنرل یحییٰ خان کی کمان میں دے دیا گیا یہ انتہا درجے کا تباہ کن فیصلہ تھا آنے والی نسلیں کبھی ایوب خان اور یحییٰ خان کو معاف نہیں کریں گی۔ اس فیصلہ سے فاتح جرنیل اور جوانوں کی توہین اور ان کا مورال توڑنا مقصود تھا۔

اس کے بعد تین انتہائی قیمتی دن ضائع ہو گئے جس طرح 1948ء میں بارہ مولہ میں کئے گئے تھے 30۔ ستمبر کے روز پیش قدمی کا حکم دیا گیا۔ جنگ میں لمحے فیصلہ کن ہوتے ہیں۔ تین دن جو بہتر گھنٹوں پر پھیلا ہوا عرصہ تھا جس میں بھارت نے اپنی بھاگتی ہوئی فوج کے قدم اکھنور میں جما دیئے اور کمک منگوالی۔ اسی دوران بھارت نے لاہور پر حملہ کا پلان تیار کیا اور اسے پاکستان کو تباہ کرنے کے دیرینہ ارادے کی تکمیل کا موقع مل گیا۔

اگر جنرل اختر حسین ملک کو یلغار جاری رکھنے دی جاتی تو اکھنور پر قبضہ کر لیا جاتا۔

اس سے ہماری سیالکوٹ کی سرحد محفوظ ہو جاتی اور ہمیں ضلع جموں کا بہت سا علاقہ مل جاتا۔ جنگ کا نتیجہ بہت ہی مختلف ہوتا۔ جنرل اختر حسین ملک کو راولپنڈی بھیج دیا گیا۔ صرف اس لئے کہ ایک ڈکٹیٹر اور ایک کمانڈر انچیف کے لئے یہ ناقابل برداشت تھا کہ

ان کا ماتحت ایک جرنیل بھارتیوں کو شکست دینے کی وجہ سے ملک میں مقبول ہو جائے۔

مدیر ماہنامہ حکایت اس پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"ہم نے چیف جسٹس محمد یوسف صراف کے الفاظ میں یہ داستان اختصار سے سنائی ہے یہ قابل فخر بھی ہے اور قابل افسوس بھی کہ اگر ہمارا ڈکٹیٹر حکمران ذاتیات میں الجھ کر کمانڈر تبدیل کرنے کا غلط فیصلہ نہ کرتا تو جنگ ستمبر کے نتائج کچھ اور ہوتے۔ مقبوضہ کشمیر اگر سارا نہیں تو اس کا خاصہ حصہ آزاد کرا لیا جاتا۔ یہ تھی جنگ ستمبر کی ابتداء۔

(ماہنامہ حکایت ستمبر 1979ء)

کرنل صدیق راجہ

کرنل صدیق راجہ جنہوں نے 48-1947ء میں کشمیر کی پہلی جنگ لڑی تھی ماہنامہ "حکایت" کے مدیر جناب عنایت اللہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ:۔

"ادھر آپریشن جبرالٹر کامیاب ہو گیا تھا اور کشمیر کے اندر انڈین آرمی قید ہو کر رہ گئی تھی' ادھر پاک فوج اور آزاد کشمیر فوج نے چھمب سیکٹر سے انڈین آرمی کو بھگایا اور برق رفتار پیش قدمی کرتی چلی گئی۔ دو تین دنوں بعد اکھنور پر قبضہ ہو جاتا اور پورے کا پورا کشمیر سیل یعنی سر بمہر ہو جاتا اور اس کے اندر کی تمام انڈین آرمی ہماری قیدی ہوتی لیکن ایوب خان نے اس کامیابی کو تباہ کرنے کے لئے اکھنور پہنچنے سے پہلے ہی کمانڈ تبدیل کر دی اور ایک شیر دل جرنیل اختر حسین ملک کو جو واقعی ہی شیروں کی طرح دشمن پر جھپٹ جھپٹ کر آگے بڑھ رہا تھا' پیچھے بھیج کر ایک شرابی کبابی اور عیاش جرنیل یحییٰ خان کو اس کی جگہ آگے بھیجا۔ صرف کمانڈ کی تبدیلی میں تیرہ گھنٹے ضائع ہو گئے۔ اس جنگی صورت حال میں تیرہ سیکنڈ بھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ نہ کوئی سپریم کمانڈر کمانڈ تبدیل کیا کرتا ہے۔ لیکن ایوب خان کی نااہلی بلکہ بددیانتی نے یہ بھی کر کے دکھا دیا۔ ان تیرہ گھنٹوں میں بھاگتے ہوئے دشمن نے قدم جما لئے' اکھنور کا دفاع مضبوط کر لیا اور پورے پاکستان پر پوری جنگی طاقت سے حملہ کر دیا۔ جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا۔"

(ماہنامہ حکایت لاہور سالنامہ نمبر ماہ فروری 1997ء ص 150)

شریف فاروق

معروف صحافی جناب شریف فاروق اپنی کتاب "پاکستان میدان جنگ میں" میں رقمطراز ہیں:۔

کشمیر میں جنگ بندی لائن پر جب بھارتی فوج کی جارحانہ سرگرمیاں بہت بڑھ گئیں تو میجر جنرل اختر حسین ملک (ستارہ قائداعظم) کو جو ایک پیدل فوج کے جنرل افسر کمانڈنگ ہیں۔ کشمیر کے علاقہ میں حملہ کی کمان سونپی گئی۔ چھمب کے علاقہ میں بھارتی فوج کی مورچہ بندیاں بڑی مستحکم تھیں اور ان کا گیریزن بھی بڑا مضبوط تھا۔ میجر جنرل اختر حسین ملک نے نہ صرف بھارت کے اس مورچہ پر حملہ کیا بلکہ اس کے گیریزن کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا حالانکہ اس کے پاس جو فوج تھی عام حالات میں اس کے لئے اتنا بڑا کام انجام دینا بہت مشکل سمجھا جاتا ہے۔"

(کتاب "پاکستان میدان جنگ میں" صفحہ 244)

عبدالحمید خان

آپ کی وفات پر چیف آف سٹاف جنرل عبدالحمید خان نے آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا:۔

"مرحوم ایک عظیم سپاہی' بہترین جرنیل اور شریف النفس انسان تھے۔ ان کی موت سے قوم کو بے حد نقصان پہنچا ہے۔ زمانہ امن ہو یا جنگ وہ قیادت کرنے کی بے پناہ صلاحیتوں کے مالک تھے اور ان کے کارنامے ہمیشہ دوسروں کے لئے مثال بنے رہیں گے۔"

(بحوالہ ماہنامہ خالد اگست 1997ء ص 106)

آر۔ آر۔ ظفر

جناب آر۔ آر۔ ظفر اپنی کتاب "ڈائری آف دی وار" اردو ایڈیشن میں لکھتے ہیں:۔

"جنرل اختر حسین ملک نے ناکافی فوج اور انتہائی مشکل حالات کے باوجود بھارتی فوج کا بری طرح قلع قمع کر دیا اور پورے علاقے کو بھارتی فوج کے ناپاک وجود سے صاف کر کے دو سو مربع میل رقبے پر پاکستانی پرچم لہرایا۔ جنرل اختر حسین ملک کی ذہانت' اعلیٰ منصوبہ بندی' پرعزم اور ولولہ انگیز قیادت نے بھمبر' چھمب اور جوڑیاں کے علاقے میں بھارتی فوج کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔"

(ڈائری آف دی وار اردو ایڈیشن صفحہ 283)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شورش کاشمیری

کہتے ہیں الفضل ماشہدت بہ الاعدا کہ فضیلت اور برتری وہ ہوتی ہے جس کا اعتراف کرنے پر دشمن بھی مجبور ہو جائے۔ چنانچہ شورش کاشمیری نے اپنے رسالہ "چٹان" میں اس شیر دل پاکستانی احمدی جرنیل کے دوران جنگ کارہائے نمایاں اور جنگی فتوحات سے متاثر ہو کر اپنے اشعار میں یوں خراج تحسین پیش کیا:۔

"ہر اک محاذ جنگ پر ان کو پچھاڑ دو
ہندوستان کی فوج کا حلیہ بگاڑ دو
واہگہ کی سر زمین پر حریفوں کی ٹولیاں
اختر ملک کی زیر قیادت چھاڑ دو
میدان کار زار پہ چھاتے ہوئے چلو
جوش وغا کا نقش بٹھاتے ہوئے چلو
دہلی کی سر زمین نے پکارا ہے ساتھیو
اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو
اس کے سوا جہاد کے معنی ہیں اور کیا
اسلام کا وقار. بڑھاتے ہوئے چلو

(ہفت روزہ چٹان 13۔ ستمبر 1965ء ص 4)

ماں کا حوصلہ

آخر پر روزنامہ مشرق کراچی مورخہ 26۔ اگست 1969ء کی مندرجہ تحریر کے ساتھ بین الاقوامی شہرت کے حامل اس فتح مند جرنیل کے ذکر خیر کی تکمیل مناسب معلوم ہوتی ہے:۔

"لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کی ضعیف والدہ نے بہادر بیٹے کی موت کو خدا کی مرضی قرار دے کر اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا' مرحوم جنرل کی 70 سالہ والدہ عین اس وقت ہوائی اڈے پر پہنچیں جبکہ ان کے لخت جگر کی میت کو لے کر ہیلی کاپٹر پرواز کرنے والا تھا اور اس کے پہیوں میں حرکت پیدا ہو چکی تھی۔ لیکن ان کی آمد پر افسروں نے باہمی صلاح مشورہ سے ہیلی کاپٹر کو روک دیا اور انہیں سہارا دے کر ہیلی کاپٹر کے اندر لے گئے۔ جہاں مرحوم جنرل کی میت لکڑی کے ایک بکس میں بند تھی۔ جب مرحوم کی 70 سالہ والدہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتریں تو بہت سے لوگوں نے انہیں دلاسہ دینے کی کوشش کی جس پر ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور انہوں نے ہیلی کوپٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:۔

"جا اللہ دے حوالے کیتا۔ ایہہ اللہ دی رضا سی۔"

(جا میں نے تجھے اللہ کے حوالے کیا۔ یہی اللہ کی مرضی تھی)"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نباہ دی اس نے جس سے دوستی کی
پھرا ہے جب بھی بندہ ہی پھرا ہے
ذرا آگے بڑھے اور ہم نے دیکھا
وہ خود ملنے کو بڑھتا آ رہا ہے

(درعدن)

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ مظفر احمد صاحب درانی امیر جماعت کینیا

تنزانیہ کے عالمی تجارتی میلہ (سبع سبع) میں

جماعت احمدیہ کا سٹال

تاریخ سبع سبع

ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین ایک سیاسی پارٹی ہے جو کہ 7۔ جولائی 1954ء کو شروع ہوئی۔ اس پارٹی کا لیڈر
"Mwalim Julias Kambarage Nyerere"
تھا۔ جس نے ٹانگانیکا کی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی۔ آخر وہ اس مقصد میں کامیاب ہوا۔ 9۔ دسمبر 1961ء کو ٹانگانیکا اور زنزیبار (Zanzibar) نے آزادی حاصل کی اور دونوں مل کر تنزانیہ بنے۔ اس کا نام ایک احمدی دوست مکرم اقبال ڈار صاحب نے رکھا جس نے ٹانگانیکا اور زنزیبار کے پہلے تین تین حروف لئے اور آخر پر ی اور ہ کا اضافہ کیا۔ اس طرح ایک احمدی دوست کی تجویز پر اس کا نام تنزانیہ تجویز ہوا۔ چنانچہ تنزانیہ کی آزادی کے بعد ٹانگانیکا نیشنل یونین نے ہر سال 7۔ جولائی کو اس دن کو منانے کا اہتمام کیا۔ ملک کے ہر ریجن میں ایک بڑی جگہ سبع سبع کے لئے مقرر کی گئی۔ دار السلام میں ہر سال بڑے جوش و خروش سے سبع سبع کا تجارتی میلہ منایا جاتا ہے۔

امسال 1999ء میں سبع سبع کا باقاعدہ افتتاح تنزانیہ کے صدر ہزایکسی لینسی
William Benjamin Makapa
اور موزنبیق کے صدر ہزایکسی لینسی Joachim Chisano نے 2۔ جولائی کو کیا۔

تجارتی میلہ میں جماعت احمدیہ کا کردار

اس تجارتی میلہ میں جماعت احمدیہ تنزانیہ ہر سال شرکت کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ تنزانیہ نے ایک بہت بڑا ہال بنا رکھا ہے جس میں جماعتی کتب' رسائل' مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی نمائش کی جاتی ہے۔ شروع شروع میں جماعت کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مخالفت میں مسلم اور غیر مسلم دونوں گروپ پیش پیش تھے لیکن اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام مخالفتوں کے باوجود جماعت احمدیہ بھرپور ترقی کے ساتھ سبع سبع میں شرکت کر رہی ہے۔

سبع سبع یکم جولائی سے شروع ہو کر 10۔ جولائی تک رہتی ہے۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ نے اپنے ہال کو سجانے اور گراؤنڈ کو تیار کرنے کے لئے 15۔ جون سے کام شروع کر دیا تھا۔ خدام نے وقار عمل کے ذریعہ سارے متعلقہ حصہ کی صفائی کی اور ہال کو رنگ و روغن کیا۔ اس طرح معمولی خرچ کے ساتھ جماعت احمدیہ نے اپنے ہال کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجالیا۔

احمدیہ بیت الذکر

تجارتی میلہ سبع سبع میں احمدیہ بک سٹال کی نمایاں حیثیت میں اضافہ کرنے والی احمدیہ بیت الذکر ہوتی ہے۔ جو ہر سال آئرن شیٹ کے ساتھ تیار کی جاتی ہے۔ اس بیت میں مرد و زن کے لئے الگ الگ جگہ مقرر کی جاتی ہے اور وضو کا بھی مناسب بندوبست کیا جاتا ہے۔ اس سارے تجارتی میلہ میں صرف ایک یہی بیت ہے اور کوئی بیت نہیں ہے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

سبع سبع کے احمدیہ بک سٹال کے ساتھ ڈش انٹینا لگایا جاتا اور M T A دکھایا جاتا ہے M T A خاص طور پر تنزانیہ کے عوام الناس اور غیر ملکیوں کے لئے دلچسپی کا موجب ہوتا ہے جہاں اس M T A کو دیکھ کر دشمن اپنے غیظ و غضب کا اظہار کرتا ہے وہاں ہزاروں مسلمان اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس ٹی وی پر نشر ہونے والے دینی پروگرام صحیح طور پر دین کی عکاسی کر رہے ہیں۔

نمائش

اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح جماعت احمدیہ نے بہت بڑی تعداد میں احمدیہ کتب کی نمائش کی۔ ان کتب میں نمایاں طور پر قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم' احادیث اور حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے تراجم' سواحیلی کتب' دینی مضامین پر مشتمل مختلف زبانوں میں لٹریچر۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ترقی کے بارہ میں شائع شدہ کتب اور تصاویر قابل ذکر ہیں۔ اس نمائش میں جہاں ایک طرف M. T. A کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا جا رہا تھا وہاں دوسری طرف وی سی آر کے ذریعہ جماعتی کارکردگی کے پروگرام کی کیسٹس بھی دکھائی جا رہی تھیں۔ اس نمائش کا انفرادی اور اجتماعی تعارف آنے والے مہمانان کرام کو کروایا جاتا رہا۔ امسال اس نمائش سے ایک لاکھ بیس ہزار افراد نے استفادہ کیا۔

اس نمائش کے ذریعے امسال جماعت احمدیہ تنزانیہ نے دو لاکھ شلنگ کی کتب فروخت کیں اور اس میلہ کے موقع پر دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 196 افراد کو پیغام حق قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور بے شمار افراد نے ایڈریس نوٹ کئے اور ہم نے بھی ان کے ایڈریس لکھے تا کہ آئندہ مسلسل رابطہ سے یہ لوگ بھی جلد حق کو قبول کر لیں۔ (آمین)

مقامی ٹی وی سی ای این پر خبریں

مقامی ٹی وی "CEN" نے دو دن جماعت کے نمائشی بک سٹال کے بارہ میں خبریں نشر کیں اور ڈیوٹی پر موجود مکرم عبدالرحمٰن صاحب معلم سلسلہ کا انٹرویو لیا اور خبروں کے دوران اس کو بھی نشر کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دھان کی نئی قسم کی دریافت

پاکستان میں تھور اور کلر کا مسئلہ بہت گھمبیر ہے اور اس وقت ایک کروڑ 62 لاکھ ایکڑ اراضی جزوی یا کلی طور پر متاثر ہے۔ پنجاب میں متاثرہ زمین کا اندازہ 65 لاکھ ایکڑ ہے۔

تھور اور کلر زدہ زمینوں کا علاج زیادہ پانی دینے سے کیا جاتا ہے لیکن نہری پانی کم ہونے کی وجہ سے ہم ٹیوب ویلوں کا پانی استعمال کرتے ہیں جو کہ خود کلراٹھا ہوتا ہے اور کلر کو مزید بڑھاتا ہے۔

اس کا آسان حل یہ ہے کہ ایسی فصلیں تلاش کی جائیں جو کلر کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

کلراٹھی زمینوں اور کلراٹھے پانی کے مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے 1982ء میں پنڈی بھٹیاں میں ایک تحقیقاتی ادارہ قائم کیا۔ فنڈز کی کمی وجہ سے ابھی اس ادارے میں صرف گندم اور چاول تک کام محدود ہے۔

چاول پر کام 1989ء میں شروع کیا اور اب یہ خوش کن خبر آئی ہے کہ چاول کی ایک قسم شاہین باسمتی دریافت کی گئی ہے جو کلر کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اور کلر زدہ زمینوں میں بھی فی ایکڑ پیداوار 45 من ہے اور 90 دن میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔

دھان کی یہ نئی قسم درمیانے درجہ کی کلراٹھی زمینوں میں باسمتی کی مروجہ اقسام کی نسبت بہتر پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اب یہ کاشت کاروں پر منحصر ہے کہ وہ کلراٹھی زمینوں کو زیر استعمال لائیں اور شاہین باسمتی کی کاشت سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور ملک کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

یاددہانی رپورٹ کارروائی

یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں آپ کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 6۔ اگست 99ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء اضلاع وصدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی "اجلاس یوم تحریک جدید" کی رپورٹس جلد ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 6۔ اگست کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "اجلاس یوم تحریک جدید" کرکے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہر امراض دل کی آمد

○ مکرم بریگیڈیر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل مورخہ 99-9-12 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کرکے ضروری ٹیسٹ وغیرہ بروقت حاصل کرلیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

ضرورت کارکن

○ مرکزیہ عطیہ خون ربوہ میں دفتری امور کی سرانجام دہی کے لئے ایک پڑھے لکھے' ذہین' محنتی اور مخلص کارکن کی ضرورت ہے جو ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار ہو۔

خواہشمند افراد اپنی درخواستیں محترم امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق سے 15۔ ستمبر 1999ء تک ارسال فرمادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود۔ ربوہ پوسٹ کوڈ 35460

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم اظہر احمد سہیل صاحب آف کینیڈا کو مورخہ 99-8-5 کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ایمن سہیل تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نصیر محلہ دارالرحمت وسطی کی پہلی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالسمیع ظفر صاحب آف کینیڈا کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو باعمر۔ صالحہ۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ طیبہ رشید صاحبہ بنت مکرم فضل احمد رشید صاحب چک 45 جنوبی ضلع سرگودھا کا نکاح 99-8-7 کو مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے مکرم ناصر احمد صاحب ولد محمد رفیق صاحب ناطق آف چک R-6/93 ضلع بہاولنگر کے ساتھ بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر ناصر آباد ربوہ میں پڑھا۔ اسی دن رخصتی ہوئی مکرم خواجہ برکات احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اور برات بہاولنگر روانہ ہو گئی۔ احباب کرام سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ عزیز محمد اسماعیل امینی صاحب حال جرمنی ابن شیخ مقبول احمد امینی صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ عائشہ امینی بنت مکرم شیخ محمد اشرف صاحب "کاشف ٹریڈرز" فیصل آباد سے مبلغ دس ہزار جرمن مارک پر 99-9-3 کو بیت الفضل فیصل آباد میں مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے پڑھا۔

دونوں بچے مکرم شیخ محمد یوسف صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال و ضیافت فیصل آباد کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

سوموار 13۔ ستمبر 1999ء

12-40 a.m.	البانین پروگرام۔
1-20 a.m.	درس القرآن۔
2-50 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کی ملاقات۔
4-00 a.m.	تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کلاس۔ سبق نمبر 27
5-10 a.m.	لقاء مع العرب۔
6-10 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن۔ امریکہ
6-55 a.m.	اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-10 a.m.	چینی زبان سیکھئے۔
8-40 a.m.	انگریزی بولنے والے احباب اور مہمانوں کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات۔
10-05 a.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
10-45 a.m.	چلڈرنز کلاس۔ سبق نمبر 27
11-15 a.m.	درس القرآن۔ 95-2-2
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-45 p.m.	اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
2-50 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
4-45 p.m.	نارویجین زبان سیکھئے۔
5-19 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ بیڈمنٹن فائنل خالد کراچی بمقابلہ تحسین ربوہ۔
6-00 p.m.	بنگالی سروس۔
7-00 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس۔
8-10 p.m.	چلڈرنز کلاس۔ نمبر 27
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ درس ملفوظات۔
10-20 p.m.	اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-50 p.m.	لقاء مع العرب۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دو سو فلسطینی قیدی رہا ہو گئے

اسرائیل نے وائی ریور امن سمجھوتے پر عمل درآمد کے پہلے مرحلے میں دو سو فلسطینی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ ان قیدیوں کو رہا کیا جائے گا جو اپنی قید کا دو تہائی بھگت چکے ہیں۔ قتل کے کسی مجرم کو رہا نہیں کیا جائے گا۔ تازہ معاہدے کے تحت اسرائیل 450 قیدیوں کو رہا کرے گا۔

امریکہ کی انڈونیشیا کو دھمکی

امریکہ نے مشرقی تیمور میں امن و امان قائم نہ کرنے پر انڈونیشیا کو سخت اقدامات کی دھمکی دی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ انڈونیشیا یہ بات سختی سے ذہن نشین کرلے کہ وہ عالمی برادری میں باعزت رکن کی حیثیت سے رہنا چاہتا ہے تو اسے مشرقی تیمور میں ہر صورت میں امن و امان بحال کرنا ہوگا۔ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہا تو اسے عالمی برادری کی طرف سے مختلف نوعیت کے سخت اقدامات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ امریکہ نے مشرقی تیمور کے سارے تشدد کا ذمہ دار انڈونیشیا کو قرار دے دیا ہے۔ انڈونیشیا نے مشرقی تیمور میں عالمی امن فوج کی تعیناتی کو خارج از امکان قرار دے دیا ہے۔ مارشل لاء اور کرفیو کے باوجود صورت حال کشیدہ ہے۔ ایک چرچ میں سو پناہ گزین قتل کر دیئے گئے۔

مشرقی تیمور سے امن مشن واپس

اقوام متحدہ نے مشرقی تیمور سے امن مشن واپس بلانے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس سے قبل اس مشن کی واپسی کے لئے تاخیر کی گئی تھی۔ دو ہزار پناہ گزین جو اقوام متحدہ کے مشن میں پناہ لئے ہوئے ہیں ان کے مستقبل کا فیصلہ ابھی نہیں ہو سکا۔ اقوام متحدہ نے بھی الزام لگایا ہے کہ تمام تر تباہی کی ذمہ دار انڈونیشی فوج ہے۔

بھارتی حکومت اور الیکشن کمیشن سپریم کورٹ میں

بھارتی حکومت نے الیکشن کمیشن کے خلاف اور الیکشن کمیشن نے ایک ٹی وی چینل کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کرلیا ہے۔ بھارتی الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ ٹی وی چینل کو الیکشن کے پہلے مرحلے کے بارے میں جائزہ پیش کرنے سے روکا جائے کیونکہ اس سے الیکشن کا دوسرا مرحلہ متاثر ہوگا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ پابندی اظہار رائے کے بنیادی تقاضوں کے خلاف ہے۔

روسی فضائیہ اور ٹینکوں کا حملہ

روس کی فضائیہ، ٹینکوں اور آرٹلری نے داغستان کے مجاہدین پر زبردست حملہ کیا۔ روسی افواج نے مجاہدین کے دو زیر قبضہ دیہات پر اندھا دھند گولہ باری کی۔ بھرپور حملے کے باوجود روسی فوج مجاہدین کو پسپا کرنے میں ناکام رہی۔

روسی صدر پر کرپشن کے سنگین الزامات

روس کے صدر بورس یلسن پر کرپشن کے سنگین الزامات ثابت ہو گئے۔ کوسوو کے بزنس مین نے تعمیراتی ٹھیکے حاصل کرنے کیلئے 10 تا 15 ملین ڈالر کی رشوت دی۔ یہ رشوت کریڈٹ کارڈز کی شکل میں یلسن کی بیٹیوں اور اعلیٰ حکام کو پیش کی گئی۔ یہ کسی روسی سربراہ حکومت کے خلاف پہلا مالیاتی سکینڈل ہے۔

9 کے ہندسے کی مقبولیت

سن ننانوے کے نویں مہینے صبح نو بجکر نو منٹ پر ملائیشیا کے دارالحکومت کوالالمپور میں 99 جوڑوں نے اجتماعی شادی کی۔ اس مقصد کے لئے خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔ اجتماعی شادیوں کی یہ تقریب بدھوں کے ایک مندر میں ہوئی ان لوگوں کے نزدیک 9 کا ہندسہ طویل خوشحالی اور محبت کی علامت ہے۔

امریکی کمانڈوز اسلام آباد میں

جرمن پاسپورٹوں پر آنے والے چار امریکی کمانڈوز جن میں دو خواتین بھی شامل ہیں اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 10 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
11- ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-22
12- ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-24
12- ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-48

جنرل سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس ختم ترقیاتی ٹیکس لگے گا

حکومت اور تاجروں کے درمیان کئی روز کی بات چیت کے بعد معاہدہ طے پاگیا ہے۔ جس کے تحت وفاقی حکومت نے 50 لاکھ روپے سے کم سیل رکھنے والے تاجروں پر سے انکم ٹیکس اور جنرل سیلز ٹیکس واپس لے کر 0ء75 فیصد "پاکستان ترقیاتی ٹیکس" عائد کردیا ہے۔ اس معاہدہ کو آزمائشی طور پر دو سال کی مدت کے لئے نافذ کیا گیا اس سے 8- ارب روپے حاصل ہونے کی توقع کی گئی ہے۔ اس معاہدہ کی خاص بات یہ ہے کہ تاجر جو بھی ٹیکس جمع کرائے گا محکمہ اسے قبول کرے گا سیلز ٹیکس یا انکم ٹیکس کے افسران تاجروں کی دکانوں پر نہیں جائیں گے۔ تاجر رہنما عمر سیلیا اور حاجی مقصود بٹ دونوں نے کہا ہے کہ تاجر ان فیصلوں پر متفق ہیں۔ تاہم 50 لاکھ سے زائد سیل والے بڑے تاجر بدستور جی ایس ٹی ادا کریں گے۔ سال رواں کیلئے ٹریڈ سرٹیفکیٹ برقرار رہے گا۔ اگلے دو سال کے لئے ختم کیا گیا ہے۔ پچھلے سالوں کے ٹریڈ سرٹیفکیٹ کا مسئلہ حل کرنے کے لئے تاجروں کی 20 رکنی کمیٹی بنا دی گئی۔

ٹیکس کی چیکنگ بذریعہ طلبہ

حکومت اور تاجروں کے درمیان جو معاہدہ طے پایا ہے اس کے تحت تاجرون کے ٹیکس کی چیکنگ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کریں گے۔ تاجر سادہ فارم پر رضاکارانہ طور پر کل ٹرن اوور پر بنکوں میں ٹیکس جمع کرائیں گے۔ کوئی آڈٹ نہیں ہوگا۔ تاجر ہر تین ماہ بعد ٹیکس جمع کرائیں گے۔

انتہائی اعلیٰ سطحی مذاکرات

تاجروں کے ساتھ ہونے والے مذاکرات ملکی سطح پر انتہائی اعلیٰ سطحی مذاکرات تھے۔ جس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ حکومت کی طرف سے وزیر خزانہ اور چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ شامل ہوئے۔ تاجروں کی طرف سے حکومت کے حامی اور مخالف دونوں گروپوں کے تاجر شامل تھے۔

بھارت کو پھر مذاکرات کی دعوت

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارتی ہٹ دھرمی کے باوجود پھر مذاکرات کی دعوت دیتا ہوں۔ خطے میں پائیدار امن کے لئے دونوں ملکوں کے مابین آگ کو بجھانا ہوگا۔ مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کے مکمل بائیکاٹ نے ثابت کردیا ہے کہ خوف اور لالچ سے کشمیریوں کو فیصلہ بدلنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ 8- لاکھ فوج بھی ناکام رہی۔ وہ ناردرن انفنٹری کو پرچم دینے کی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔

امریکی سوچ منفی ہے

پاکستان کے دفتر خارجہ نے امریکہ کی یہ سوچ منفی قرار دے دی ہے کہ "کشمیر مشرقی تیمور نہیں" ترجمان نے کہا کہ علاقائی حوالے سے یقیناً کشمیر مشرقی تیمور نہیں لیکن حق خود ارادیت کی ضرورت کے حوالے سے دونوں کی نوعیت ایک جیسی ہے۔ انڈونیشیا کے برعکس بھارت وعدے کے باوجود کشمیریوں کو حق خودارادیت نہیں دے رہا۔ کشمیریوں نے نام نہاد انتخابات کا بائیکاٹ کرکے جمہوریت کے ان علمبرداروں کیلئے لمحہ فکریہ پیدا کر دیا ہے جو اصولوں کا جانبدارانہ اطلاق کرتے ہیں۔ بھارتی افواج کشمیریوں سے بندوق کی نوک پر بھی ووٹ ڈلوانے میں ناکام رہی۔

کراچی میں جزوی ہڑتال

ایم کیو ایم کی اپیل پر کراچی میں کی جانے والی ہڑتال جزوی طور پر کامیاب رہی۔ کراچی میں ٹرانسپورٹ چلتی رہی۔ سکھر میں کاروباری ادارے کھلے رہے۔ اندرون سندھ ہڑتال ناکام رہی۔ حیدرآباد میں بھی جزوی ہڑتال رہی۔ کراچی کا بیشتر علاقہ کھلا رہا۔ حیدرآباد میں وحدت کالونی اور سندھی آبادی کے علاقوں میں ہڑتال نہیں ہوئی۔ لطیف آباد میں مکمل ہڑتال رہی۔ کوٹری میں حسب معمول کاروبار ہوا۔ مختلف مقامات پر چھ گاڑیاں نذر آتش کی گئیں۔ 17- سے زیادہ افراد گرفتار ہوئے۔

پیر پگاڑا کی پیش گوئیاں

پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ماہ رمضان بڑا بابرکت ہوگا جب متبادل سربراہ اقتدار سنبھالے گا۔ جس کی شروعات مارشل لاء سے ہو اس کی انتہا بھی مارشل لاء پر ہوگی۔ مگر اب انشاء اللہ ماشاء اللہ والا مارشل لاء نہیں ہوگا۔ ہمارا امیدوار میاں اظہر اور غلام اسحاق کا امیدوار ارباب جہانگیر ہے۔ ہر کوئی جانے سے قبل کہتا ہے کہ ہمیں کوئی نہیں بھیج سکتا۔ حکمران مستعفی نہ ہوئے تو اٹھالئے جائیں گے۔ اجمل قادری پیغام لائے تھے کہ وزیر اعظم شہباز شریف کو ہونا چاہئے۔

میں نے تو مذاق کیا تھا

جمیعت العلمائے اسلام (ق) کے مولانا اجمل قادری نے کہا ہے کہ میں نے مذاقاً کہا تھا کہ بڑے کی جگہ چھوٹے بھائی کو لے آئیں۔ پیر پگاڑا کو شہباز شریف کا کوئی پیغام نہیں دیا۔

سرکاری ملازمین کی قلم چھوڑ ہڑتال

آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن (اپکا) کی اپیل پر سرکاری ملازمین نے قلم چھوڑ ہڑتال کی۔ احتجاجی جلوسوں سے خطاب کرتے ہوئے کلرک رہنماؤں نے کہا کہ ڈاؤن سائزنگ بند کی جائے۔ پے کمیشن کی رپورٹ شائع کی جائے اور کلرکس فاؤنڈیشن بنایا جائے۔

قوم کا محسن کون ہوگا

آل پاکستان سمال ٹریڈرز اینڈ کاٹیج انڈسٹری کے صدر عمر سیلیا نے کہا کہ مجھے رہا کرنے کے اعلان کے بعد مجھے پہرے میں اسلام آباد پہنچایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مالیاتی اداروں نے پاکستان کو غلام بنا رکھا ہے۔ ان اداروں کے چنگل سے ملک کو نکالنے والا قوم کا محسن ہوگا۔

جلسہ کی اجازت نہ ملی تو ملک گیر ہڑتال

متحدہ اپوزیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر انتظامیہ نے 11- ستمبر کو کراچی میں جلسہ کرنے کی اجازت نہ دی تو ملک گیر ہڑتال کی کال دی جائے گی۔

ہڑتالوں سے حکومتیں ختم نہیں ہوتیں

وفاقی وزیر چوہدری نثار نے کہا ہے کہ اگر ہڑتالوں سے حکومتیں ختم ہونے لگیں تو جمہوریت کا خدا ہی حافظ ہے۔ اپوزیشن کا شوروغل صرف اخبارات میں ہے۔

بجلی کے خصوصی نرخ دینے سے انکار

واپڈا نے آزاد کشمیر کو بجلی کے خصوصی نرخ دینے سے انکار کردیا ہے۔ آزاد کشمیر حکومت ایک روپیہ 16 پیسے فی یونٹ کا نرخ چاہتی ہے جبکہ واپڈا 3 روپے 24 پیسے میں بجلی فراہم کررہا ہے۔ آزاد کشمیر حکومت نے یہ نرخ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

پیٹرول اور ڈیزل کے بغیر جنریٹر

ایک گجراتی صنعت کار نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے پیٹرول یا ڈیزل کے بغیر چلنے والا جنریٹر ایجاد کرلیا ہے۔ اس میں شمسی توانائی بھی استعمال نہیں ہوگی۔ جنریٹر شور، دھوئیں اور تھرلنگ کے بغیر چلے گا۔ یہ جنریٹر ٹیکنیکل سسٹم کے تحت چلے گا۔

عمران فاروق 7 سال بعد ظاہر ہوگئے

ایم کیو ایم کے سرکردہ رہنما عمران فاروق نے سات سال کی روپوشی کے بعد خود کو برطانیہ میں جاکر ظاہر کر دیا۔ ان کے سر کے بال سفید ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے میرے قتل کا حکم نامہ جاری کر رکھا تھا اس لئے مجبوراً روپوشی اختیار کی۔ ان کے خلاف 100 سے زائد مقدمات ہیں وہ روپوشی کے دوران کراچی میں ہی مقیم رہے۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیوڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

اپنی ہومیوپیتھک ضروریات کے لئے ہمیں یاد فرمائیں
ایف ٹی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212352

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3500
رہائش کے لئے ہسپتال میں بندوبست ہے
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ رینالہ خورد
فون کلینک 04443-621371
فون رہائش 0442-512436

نزلہ، زکام، چھینکیں
نیا یا پرانا زکام، ناک کی دیرینہ امراض کا بہترین اور موثر علاج

GHP-354/GP	20 ML قطرے	30/-
GHP-67/GP	20 ML قطرے	30/-
GHP-54/A.B.T	20 گرام گولیاں	30/-

مکمل آرام کیلئے مسلسل استعمال ضروری ہے تقریباً دو ماہ کا علاج -/450
خصوصی رعایت کے ساتھ
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
تشخیص علاج ادویات

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور - ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971